نعت شریف

(اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ)

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کے آیا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجیے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آمد رسول اعظم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ.
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْبَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا. (آل عمران ۱۶۴/۳)

دیوانہ عشق احمد کو زنجیریں سجدہ کرتی ہیں
بیدار مقدر والوں کو تقدیریں سجدہ کرتی ہیں
میلاد نبی کا دن آیا توحید کا پرچم لہرایا
اے صل علی بت خانوں میں تصویریں سجدہ کرتی ہیں
قیصر کا مکاں کسریٰ کا محل مائل بزمیں ہے سر کے بل
بنیاد دوعالم آتے ہیں تعمیریں سجدہ کرتی ہیں
حسنین صفت جو بن کے رہے ہر ظلم سہے پر اف نہ کرے
اس مرد مجاہد کے آگے شمشیریں سجدہ کرتی ہیں

محترم حضرات! تلاوت کردہ آیت کریمہ کے تعلق سے کچھ بیان کرنے سے پہلے بہتر اور مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم اور آپ مل کر روح کائنات فخر موجودات، منبع حسنات، دافع بلیات حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گہر بار میں درود وسلام کی ڈالیاں نچھاور کریں اور بلند آواز سے پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ.

حضرات گرامی! آج میں اپنے مقدر پہ جتنا بھی ناز کروں وہ کم ہے کیونکہ آج

مجھ جیسے طالب علم کو اس بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے جس بارگاہ میں علم وفن کے تاجدار بھی لب کشائی کرتے ہوئے گھبراتے ہیں۔
مگر حضرات! یہ سب ہمارے مشفق اساتذۂ کرام کی نوازش اور دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ میں آپ حضرات کی خدمت میں کچھ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں، اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو معاف کر کے میری کامیابی کی دعا کریں۔ کیونکہ

ابھی میں طفل مکتب ہوں نہ واعظ ہوں نہ فرزانہ
تمنا دل میں گونجی ہے سنادوں حق کا فرمانا

میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔
بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (کنزالایمان)

قابل قدر بزرگو اور ساتھیو! رب تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے ہمیں اور آپ کو بے شمار نعمتوں سے مالا مال فرمایا۔ اس کی کن کن نعمتوں کا تذکرہ کیا جائے آپ جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھئے اسی کی نعمت کا جلوہ نظر آئے گا۔ آسمان اسی کی نعمت، زمین، اسی کی نعمت، ہوا، اس کی نعمت، پانی، اسی کی نعمت، کھانا، اسی کی نعمت، دانہ، اسی کی نعمت، چاند، اسی کی نعمت، سورج، اسی کی نعمت، جسم، اسی کی نعمت، جان، اسی کی نعمت، قرآن، اسی کی نعمت اور ایمان اسی کی نعمت۔
حضرات! انسانوں کی کیا مجال کہ اس کی نعمتوں کو شمار کر سکے۔ خود اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (پ۱۴، آیت ۱۸) اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔
مگر پروردگار عالم کا کرم دیکھئے اس نے اپنے بندوں کو ان گنت نعمتوں سے نوازا مگر کسی نعمت پر احسان نہیں جتایا مثلاً۔

عقل و شعور سے نوازا مگر احسان نہیں جتایا
علم وفن سے نوازا مگر احسان نہیں جتایا

آسمان کا شامیانہ لگایا | مگر احسان نہیں جتایا
زمین کا فرش بچھایا | مگر احسان نہیں جتایا
آسمان سے پانی برسایا | مگر احسان نہیں جتایا
زمین سے دانہ اگایا | مگر احسان نہیں جتایا
چاند کی چاندنی سے نوازا | مگر احسان نہیں جتایا
سورج کی روشنی سے نوازا | مگر احسان نہیں جتایا
کہکشاں کے جمال سے نوازا | مگر احسان نہیں جتایا
پھولوں کی نکہت سے نوازا | مگر احسان نہیں جتایا
مال ودولت کی کثرت سے نوازا | مگر احسان نہیں جتایا
عزت و عظمت سے نوازا | مگر احسان نہیں جتایا
دل ودماغ سے نوازا | مگر احسان نہیں جتایا
آنکھیں عطا کیں | مگر احسان نہیں جتایا
آنکھوں کو بینائی عطا کی | مگر احسان نہیں جتایا
کان میں قوت سماعت عطا کی | مگر احسان نہیں جتایا
زبان کو قوت گویائی عطا کی | مگر احسان نہیں جتایا
ہاتھ کو پکڑنے کی صلاحیت عطا کی | مگر احسان نہیں جتایا
پاؤں میں چلنے کی سکت عطا کی | مگر احسان نہیں جتایا

مختصر یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کو وجود بخشا مگر احسان نہیں جتایا۔

حضرات! یونہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام کو دنیا میں بھیج کر احسان عظیم فرمایا، مگر پروردگار عالم نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ اے لوگو!

میں نے آدم کو صفی اللہ بنا کر بھیجا اس لیے تمہارے اوپر احسان کیا
نوح کو نجیب اللہ بنا کر بھیجا اس لیے تمہارے اوپر احسان کیا
ابراہیم کو خلیل اللہ بنا کر بھیجا اس لیے تمہارے اوپر احسان کیا

اسماعیل کو ذبیح اللہ بنا کر بھیجا اس لیے تمہارے اوپر احسان کیا
موسیٰ کو کلیم اللہ بنا کر بھیجا اس لیے تمہارے اوپر احسان کیا
اور میں نے عیسیٰ کو روح اللہ بنا کر بھیجا اس لیے تمہارے اوپر احسان کیا

مگر حضرات! جب ذکر کرنا مقصود ہوا مدینہ کے تاجدار کا۔ دونوں عالم کے مختار کا۔ سرکار ابد قرار کا۔ شافع روز شمار کا اور امت کے غم خوار کا تو پروردگار عالم نے قرآن مقدس میں۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ فرما کر سرکار کی عظمت کا پرچم لہرا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر احسان جتا کر ساری مخلوق میں آپ کو ممتاز و بلند فرما دیا۔ اسی لیے تو سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

بزرگان محترم! ہوسکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی بے شمار نعمتوں میں سے کسی اور نعمت پر احسان نہیں جتایا سرکار ہی کی آمد پر احسان جتایا۔ آخر ایسا کیوں؟

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا والوں اور بالخصوص مومنوں کے دل ودماغ میں یہ بات اچھی طرح بیٹھانا چاہتا ہے کہ دنیا کی ساری نعمتیں اپنی جگہ اور میرے محبوب کی عظمت اپنی جگہ ہے۔ انہیں تم دنیا کی اور نعمتوں کی طرح مت سمجھ لینا۔ ان کا ذکر خصوصیت سے اس لیے کیا جا رہا ہے تاکہ تم ان کی عظمت سمجھ سکو اور ان کی قدر ومنزلت کا اندازہ لگا سکو۔ ان کی محبت سے اپنے سینہ کو مدینہ بنالو یہ تمہاری زندگی کی معراج ہے اور اسی میں تمہاری کامیابی کا راز ہے۔

معزز سامعین کرام! اور بھلا احسان کیوں نہ جتایا جائے کہ سرکار کے صدقے میں ہمیں سب کچھ ملا ہے۔ اگر سرکار کی ولادت مقصود نہ ہوتی تو کائنات کا وجود نہ ہوتا۔ یہ زمین وزماں، مکین ومکاں، یہ صبح ومسا یہ شمس وقمر یہ برگ وثمر یہ شجر وحجر یہ سب حضور ہی کا

صدقہ ہے۔ اس سلسلے میں حدیث قدسی ہے۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَالْاَرْضِيْنَ۔ اے محبوب! اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو نہ میں پیدا کرتا آسمان۔
اسی لیے تو مجدد دین وملت سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

زمین وزماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دوجہاں تمہارے لیے
دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

اور ایک دوسرے مقام پر آپ نے یوں ارشاد فرمایا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

برادران اسلام! سرکار کی آمد کیا ہوئی کہ عالم میں انقلاب برپا ہو گیا۔ کفر وشرک کے بادل چھٹ گئے، ظلم وزیادتی کی آندھی ختم ہو گئی۔ طاقت وقوت کا بے جا استعمال بند ہو گیا۔ مظلوموں کی سسکیاں مسکراہٹوں میں تبدیل ہو گئیں۔ عورتوں کو باوقار مقام مل گیا اور بچیاں خیر وبرکت کا پیغام بن گئیں۔

حضرات گرامی! جس رسول کے قدموں کی برکت نے ذروں کو آفتاب اور غلاموں کو امام بنا دیا۔ بھلا ان کی تعریف وتوصیف کون بیان کر سکتا ہے؟ میں کیا اور میرا علم ہی کتنا؟ آیئے ہم اور آپ مل کر علم وفن کے تاجداروں کی بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔
سرکار کے جمال جہاں آرا کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں۔

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کیا انصاف ہے
چاند میں تو داغ ہے اور ان کا چہرہ صاف ہے

سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وصف کیا لکھے کوئی اس مہبط انوار کا مہر و مہ میں جلوہ ہے جس چاند سے رخسار کا
عرش اعظم پر پھریرا ہے شہ ابرار کا بجتا ہے کونین میں ڈنکا میرے سرکار کا

اور سرکار مجدد اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اور مجدد اعظم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے قول کی ترجمانی کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

جس رسول کے قدموں کی مثال جبرئیل نہ پاسکے ان کے رخ انور کی تعریف بھلا کون کر سکتا ہے؟

محترم حضرات! بڑے خوش نصیب ہیں ہم اور آپ کہ سرکار کی محفل سجائے بیٹھے ہیں۔ آپ کا ذکر سن اور سنا رہے ہیں۔ اللہ اللہ قربان جایئے اس محفل کی عظمت پر جس کا اہتمام صرف ہم نے نہیں کیا، آپ نے نہیں کیا، جس کا اہتمام صرف شہر والوں نے نہیں کیا، دیہات والوں نے نہیں کیا، مشرق والوں نے نہیں کیا، مغرب والوں نے نہیں کیا، شمال والوں نے نہیں کیا، جنوب والوں نے نہیں کیا، جس محفل پاک کا اہتمام صرف ادبا نے نہیں کیا، شعرا نے نہیں کیا، علما نے نہیں کیا، فضلا نے نہیں کیا، اولیا نے نہیں کیا، اصفیا نے نہیں کیا، جس محفل مقدس کا اہتمام صرف انبیا اور رسولوں نے ہی نہیں کیا بلکہ یہ وہ مقدس محفل ہے جس کا اہتمام و انصرام خود خالق کائنات نے کیا ہے۔ اس لیے یہ محفل بڑی مقدس اور متبرک ہے۔

حضرات گرامی! بزم میلاد کا اہتمام ایسا عمل ہے جس سے سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں اور جس سے سرکار خوش ہوتے ہیں

اس سے رب خوش ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو عرض کیا۔

یارسول اللہ اصلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو ہر سال ولادت مبارک پر خوشیاں منانا پسند آتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم بھی اس سے خوش ہوتے ہیں۔ (تذکرۃ الواعظین)

بلاشک وشبہ سرکار کی آمد ہمارے لیے رب تبارک وتعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے اس لیے اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرنا ہمارا دینی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ اس کی عظمت کا چرچا کرنا ہماری محبت کا بھی تقاضہ ہے اور ایمان کا بھی۔ جو لوگ اس محفل کا اہتمام دیکھ کر ناک بھنوں چڑھاتے ہیں دراصل ان کے رشتہ غلامی میں کھوٹ ہے، اور ان کی محبت داغدار ہے۔ ایک عاشق صادق اور محب رسول کی تمنا تو وہ ہونی چاہیے جس کی ترجمانی امام اہل سنت نے یوں کی ہے۔

خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

محترم سامعین کرام! محفل ذکر ولادت کی برکتوں اور فضیلتوں سے دینی کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ ان تمام تفصیلات سے واقفیت کے لیے علمائے کرام سے رابطہ کریں میں تو بس اتنا ہی عرض کر کے اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں کہ ایسی محفلوں پر رحمت خداوندی کی برسات ہوتی ہے جو لوگ اس میں شریک ہوتے ہیں ان کی دینی اور دنیوی مصیبتیں دور ہوتی ہیں اور انہیں دونوں جہان میں امن وعافیت اور راحت وآرام نصیب ہوتا ہے۔ پروردگار عالم ہمیں اور آپ کو اپنے محبوب کے ثنا خوانوں میں داخل فرما کر دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

نعت شریف

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ)

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

جب آگئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں